خطبہ:52

نیشنل امام کونسل، امریکا

قربانی کی روح

اسلام میں ایثار اور تسلیم و رضا کی وراثت

تمہید:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اے اللہ کے بندو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اسلام کی اُن عظیم نشانیوں پر غور کرو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے محفوظ فرمایا ہے، صرف ایسے ظاہری اعمال کے طور پر نہیں جنہیں ادا کر دیا جائے، بلکہ ایسے اسباق کے طور پر جو ہمارے دلوں، ہمارے کردار، اور ہمارے ایمان کے عزم کو بدل دیں۔ انہی عظیم شعائرِ اسلام میں سے ایک قربانی ہے، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے عظیم فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یادگار سے وابستہ ہے۔

معزز بھائیو اور بہنو!

جوں جوں ذوالحجہ کے بابرکت ایام قریب آتے ہیں، دنیا بھر کے مسلمان قربانی جیسی مقدس عبادت کی تیاری کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ بہت سے لوگ قربانی کو صرف ایک جانور ذبح کرنے تک محدود سمجھ لیتے ہیں اور اس کے گہرے پیغام کو بھول جاتے ہیں۔ قربانی صرف گوشت، خون، یا تہوار کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ اطاعت، سپردگی، ایثار، وفاداری، صبر، اور اللہ تعالیٰ کے سامنے مکمل جھک جانے کا درس ہے۔ یہ ایک زندہ یاد دہانی ہے کہ ایک مومن کو ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی خواہشات اور ذاتی مفادات قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

1۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عظیم قربانی

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ انسانی تاریخ کے عظیم ترین واقعات میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس واقعے کو ہمیشہ کی اہتمام کے ساتھ قرآنِ مجید میں محفوظ فرمایا۔ یہ محض ایک تاریخی واقعہ نہیں، بلکہ قیامت تک آنے والی ہر نسل کے لیے ایمان، اطاعت، اور قربانی کا عظیم سبق ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ

''اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے ابّا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے، وہ کر گزریے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔'' (صافات:102)

اس منظر پر ذرا غور کیجیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے مال، جائیداد، یا آرام و آسائش کی قربانی کا حکم نہیں دیا گیا تھا، بلکہ انہیں اپنے محبوب بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا، اُس بیٹے کی جس کے لیے انہوں نے برسوں انتظار کیا تھا۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کوئی عام بچے نہیں تھے۔ وہ نیک، فرمانبردار، محبوب، اور اپنے والد کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے۔

لیکن جب اللہ کا حکم آ گیا، تو نہ باپ نے تردد کیا اور نہ بیٹے نے انکار کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے بحث نہیں کی، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد کی اطاعت سے پیچھے ہٹنے کی کوشش نہیں کی۔ یہی کامل سپردگی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ یہی حقیقی اسلام ہے کہ جب اللہ کا حکم آ جائے تو انسان اپنی خواہشات، جذبات، اور تعلقات کو اللہ کے حکم کے تابع کر دے۔

قرآنِ مجید آگے فرماتا ہے:

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ

''پھر جب دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا، اور ابراہیم نے اسماعیل کو پیشانی کے بل لٹا دیا......'' (صافات:103)

ذرا ان الفاظ پر غور کریں: ''پھر جب دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔'' باپ نے بھی اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا، اور بیٹے نے بھی۔ پورا گھرانہ اللہ کے حکم کے سامنے جھک گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت تک کے لیے عزت و عظمت عطا فرمادی۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو انسانیت کے لیے ایک دائمی یادگار بنا دیا

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت اور اخلاص کو اس قدر پسند فرمایا کہ اس قربانی کو پوری انسانیت کے لیے ایک عالمگیر علامت بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ

''اور ہم نے ایک عظیم قربانی کے ذریعے اسماعیل کا فدیہ دے دیا۔ اور بعد آنے والوں میں ابراہیم کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔''

(صافات:107-108)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا اور اس واقعے کو قیامت تک کے لیے انسانیت کے لیے ایک عظیم سبق قرار دے دیا۔ آج بھی دنیا بھر کے اربوں مسلمان قربانی کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

یہ واقعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ غیر معمولی اطاعت انسان کو اللہ کے غیر معمولی قرب سے نوازتی ہے۔ عبادت صرف زبان سے کچھ الفاظ ادا کرنے کا نام نہیں ہے۔ اگر ہم واقعی اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، تو اس محبت کا اظہار عمل، قربانی، اطاعت، اور وفاداری کے ذریعے ہونا چاہیے۔

بہت سے لوگ اُس وقت ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں جب زندگی آسان ہو، لیکن حقیقی ایمان اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب قربانی دینی پڑے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام بلند فرمایا اور انہیں "خلیل اللہ" یعنی اللہ کا خاص دوست بنا دیا۔

3۔ اس امت کے لیے قربانی کیوں مشروع کی گئی؟

الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو زندہ رکھنے کے لیے

قربانی اس لیے مشروع کی گئی تا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم سنت قیامت تک زندہ رہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا

"اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے۔" (الحج:34)

یہ عبادت مومنوں کو یاد دلاتی ہے کہ جب بھی ان پر آزمائش آئے، تو انہیں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی طرح اللہ کی اطاعت پر مضبوطی سے قائم رہنا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ کو بھی اس مقدس سنت کو زندہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے قربانی کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ

"یہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے۔" (ابن ماجہ)

صحابۂ کرام نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! اس میں ہمارے لیے کیا اجر ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ

"جانور کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔" (ترمذی)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کوئی ثقافتی رسم یا معاشرتی روایت نہیں، بلکہ ایک عظیم عبادت ہے جو براہِ راست انبیائے کرام کی میراث سے جڑی ہوئی ہے۔

ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کے ذریعے عبادت

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کو بذاتِ خود عبادت قرار دیا ہے۔ جب ایک مومن اخلاص کے ساتھ قربانی کرتا ہے، تو وہ اللہ کے عظیم ترین انبیاء میں سے ایک نبی کے نقشِ قدم پر چل رہا ہوتا ہے۔

اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ عظمت نیک لوگوں کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے۔ قربانی مومن کو یہ تربیت دیتی ہے کہ وہ اس وقت بھی اللہ کی

اطاعت کرے جب قربانی دینا مشکل محسوس ہو۔

ایک مومن قربانی کے ذریعے گویا یہ اعلان کرتا ہے:

''اے اللہ! جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے تیرے لیے قربانی دی، اسی طرح میں بھی اپنی خواہشات، اپنی انا، اپنے مال، اور اپنی راحت کو تیری رضا کے لیے قربان کرنے کے لیے تیار ہوں۔''

ج) قربانی ہمیں ایثار اور فداکاری کی یاد دلاتی ہے

جانور کی قربانی کا مقصد مومن کے اندر قربانی اور ایثار کا جذبہ بیدار کرنا ہے۔

اگر کبھی ایسا وقت آ جائے کہ اسلام، حق، اخلاقیات، یا مسلم امت کو قربانی کی ضرورت ہو، تو ایک مومن کو بزدلی یا خودغرضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

امت قربانی کے بغیر کبھی سربلند نہیں ہو سکتی۔ والدین اپنی اولاد کے لیے قربانی دیتے ہیں۔ علما علم کے حصول اور اس کی خدمت کے لیے قربانیاں دیتے ہیں۔ انبیائے کرام نے ہدایتِ انسانیت کے لیے قربانیاں دیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام کی خاطر اپنے گھر، اپنا مال، بلکہ اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ قربانی ہمیں یہ یاد دلاتی ہے کہ ایمان محض ایک ظاہری زینت یا دعویٰ نہیں ہے، بلکہ ایمان وفاداری، عزم، اور عملی commitment کا مطالبہ کرتا ہے۔

د) قربانی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں قربانی کا اصل مقصد واضح طور پر بیان فرمایا ہے:

لَن يَنَالَ اللهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنكُمْ

''نہ ان کا گوشت اللہ تک پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، بلکہ تمہارا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔'' (الحج: 37)

اللہ تعالیٰ کو ہمارے جانوروں کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے اخلاص کو دیکھتا ہے۔ جو قربانی اخلاص سے خالی ہو، وہ محض ایک رسم بن کر رہ جاتی ہے، لیکن جو قربانی سچے دل سے کی جائے، وہ اللہ کے نزدیک محبوب بن جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ

''بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا مقام پا لیتا ہے۔'' (ترمذی)

یہ عبادت اللہ تعالیٰ نے کتنی عظیم شان والی بنا دی ہے کہ خون زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندے کی قربانی قبول فرما لیتا ہے۔

ہ) قربانی انسانیت کی خدمت اور غم خواری کا درس دیتی ہے

قربانی کا ایک اہم مقصد سخاوت، ایثار، اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنا بھی ہے۔ اسلام عبادت کو خودغرضی یا معاشرے سے کٹ جانے کا ذریعہ نہیں بناتا۔

اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

''اور وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود محتاج ہوں۔'' (الحشر: 9)

قربانی کے ذریعے ہم غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں، پریشان حال خاندانوں کی مدد کرتے ہیں، رشتوں کو مضبوط کرتے ہیں، اور لوگوں میں خوشیاں تقسیم کرتے ہیں۔ یہ دینے اور بانٹنے کا جذبہ حقیقی ایمان کی علامت ہے۔

آج بہت سے لوگ اپنی آسائشوں اور تعیّشات پر بے دریغ خرچ کرتے ہیں، لیکن ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔ قربانی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ مال انسان کے دل کو قید نہ کرلے، بلکہ ایک مومن اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنا سیکھے۔

اختتامیہ:

معزز بھائیو اور بہنو!

قربانی محض ایک جانور ذبح کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ اُس عظیم الٰہی داستان کی تجدید ہے جو ایثار، اطاعت، صبر، اور کامل سپردگی سے لکھی گئی۔ یہ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، اور پوری نبوی میراث سے جوڑتی ہے۔ عید کی ہر تکبیر اور ان مبارک دنوں میں کی جانے والی ہر قربانی ہمیں یہ یاد دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑھ کر ہے، اور ایک مومن کی زندگی میں اللہ کی رضا سب سے مقدم ہونی چاہیے۔

ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ آج ہم اللہ کے لیے کیا قربان کر رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے گناہوں، اپنے تکبر، اپنی خودغرضی، اور اپنی نافرمانیوں کو قربان کر رہے ہیں؟ کیا ہم عبادت کے لیے اپنا وقت، صدقہ وخیرات کے لیے اپنا مال، اور دینِ اسلام کی خدمت کے لیے اپنی راحت وآرام قربان کرنے کے لیے تیار ہیں؟ قربانی کا اصل سبق صرف جانور ذبح کرنا نہیں، بلکہ ہر اُس چیز کو قربان کرنا ہے جو ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان رکاوٹ بن جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا جذبۂ اطاعت، حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسا صبر وتسلیم، اور مقبول عبادت کے لیے مطلوب اخلاص عطا فرمائے۔ اللہ ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے، ہماری نیتوں کو پاک فرمائے، ہمارے ایمان کو مضبوط کرے، اس امت کو حق وہدایت پر متحد فرمائے، اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو زندگی کے ہر معاملے میں سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جانے والے ہیں۔